37745 ـ روزے دار کا مسواك کرنا اور اس کے بعد تھوك نگلنا

سوال

رمضان المبارک میں دن کے وقت مسواك كرنے كا كيا حكم ہے ؟ اور كيا مسواك كى تھوك نگلنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسواك كرنى سب اوقات ميں جائز اور مستحب ہے، روزے اور بغير روزہ دن كى ابتدا ميں اور دن كے آخرى حصہ ميں ہر صورت جائز ہے، اس كى دليل مندرجہ ذيل احاديث ہيں:

1 ـ امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر ميں اپنى امت يا لوگوں پر مشقت نہ سمجھوں تو تو انہيں ہر نماز كے ساتھ مسواك كا حكم دوں "

صحيح بخارى حدي نمبر (887).

2 ـ امام نسائى رحمہ اللہ تعالى نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مسواك منہ كى صفائى اور رب كى خوشنودى ہے "

سنن نسائى حديث نمبر (5) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح نسائى حديث نمبر (5) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ان احاديث ميں دليل ہے كہ مسواك كرنى ہر وقت مستحب ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے روزے دار كو مستثنى نہيں كيا، بلكہ احاديث كا عموم روزے دار اور غير روزے دار سب كو شامل ہے.

مسواك كے بعد تھوك نگلنى جائز ہے، ليكن اگر مسواك كا محلول وغيرہ منہ ميں ہو تو اسے باہر نكال دے اور پھر تھوك نگل لے، اور اسى طرح روزے دار كے ليے جائز ہے كہ وہ وضوء كر كے منہ سے پانى نكال دے اور تھوك نگل لے اور

اس کے لیے لازم نہیں کہ وہ منہ کو کلی کے پانی سے خشک کرتا پھرے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے" المجموع " میں کہا ہے:

متولی رحمہ اللہ وغیرہ کا کہنا ہے: جب روزہ دار کلی کرے تو بلا اختلاف اس پر پانی باہر نکالنا لازم ہے، اور کپڑے وغیرہ سے منہ خشک کرنا لازم نہیں. اھـ

دیکھیں: المجموع (6 / 327).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

روزے دار کے لیے خشک اورتازی مسواک کرنے کا باب:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھوں تو انہیں ہر وضوء کے وقت مسواکر کرنے کا حکم دوں "

بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: دوسروں سے روزہ دار کو خاص نہیں کیا.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسواک منہ کی صفائی اور رب کی رضامندی ہے "

عطاء اور قتادہ رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں اس کی تھوک نگل لے.

فتح الباری میں حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے باب کا یہ عنوان باندھ کر اس کا رد کیا ہے جس نے روزے دار کے لیے تازہ مسواک کرنے کو مکروہ کیا ہے.. اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالی کا کلی کے پانی پر قیاس گزر چکا ہے.

" اور دوسروں سے روزے دار کو خاص نہیں کیا " یعنی خشک سے تازہ کو بھی خاص نہیں کیا، اس ثبوت کے بعد اس باب میں جو کچھ بھی ذکر کیا ہے اس کی عنوان کے ساتھ مناسبت واضح ہو جاتی ہے.

اور اس سب کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی کی اس حدیث میں جمع کیا گیا ہے:

" میں انہیں ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا "

یہ ہر وقت اور ہر حالت میں مسواک کی اباحت کا تقاضا کرتا ہے.

(عطاء اور قتادہ رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں اس کی تھوک نگل لے"

یہ اس کی باب کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ تازہ مسواک کرنے سے سب سے زیادہ یہی ہے کہ اس کے منہ میں اس کا ذائقہ وغیرہ جائے گا اور یہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص کلی کرے اور اس کا پانی باہر نکال دے اور بعد میں تھوک نگل لے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا. انتہی باختصار

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

صحیح یہی ہے کہ روزے دار کے لیے دن کی ابتدائی اور آخری حصہ میں مسواک کرنا سنت ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (468).

(روزے دار کے لیے پورے دن میں مسواک کرنی سنت ہے، چاہے مسواک تازہ ہو، اور جب روزے کی حالت میں مسواک کرے اور اس کا ذائقہ اور کڑواہٹ پائے اور اسے نگل لے یا اس نے اپنے منہ سے باہر نکال کر اس کی تھوک باقی رہی اور اس نے مسواک دوبارہ کی اور تھوک نگل لی تو اسے کوئی نقصان نہیں).

دیکھیں: الفتاوی السعدیۃ (245).

(اور جس مسواک کا مادہ تھوک میں ملے مثلا سبز مسواک اور جس مسواک میں خارجی مادہ شامل کیا گیا ہو مثلا لیموں اور پودینہ وغیرہ کا اس سے اجتناب کرے، اور اس کے منہ میں جو مسواک میں ذرات ہیں انہیں باہر نکال دے، اور جان بوجھ کر اسے نگلنا جائز نہیں، لیکن اگر بغیر قصد کیے اس نے اسے نگل لیا تو اس پر کچھ لازم نہیں) اھـ

واللہ اعلم .